بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء

۵۰۷/ب

قابل احترام جناب حضرت مفتی صاحب مدظلہ العالی دارالعلوم دیوبند

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

حضرت والا سے درج ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں، امید کہ حضرت والا عنایت فرمائیں گے۔

(۱) وہ ممالک جو جغرافیائی اعتبار سے بلاد عادیہ میں شمار ہوتے ہیں، جیسے شمالی امریکہ وہاں کے مسلم اقلیتی باشندگان پر ہجری تاریخ کی حفاظت اور اسلامی مہینوں کے آغاز کے سلسلہ میں شرعاً کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ یہاں کے مسلمان آغاز رمضان المبارک اور عیدین کن بنیادوں پر کریں؟

(۲) وحدت مطلع اور اختلاف مطلع کی تعریف اور حد بندی کیا ہے؟ اور اس بابت ہمارے اکابر علماء ہند و پاک کا عمل کس پر ہے؟

(۳) وحدت مطلع پر عمل کی صورت میں کیا ہر حال میں سعودیہ کی رؤیت پر عمل کیا جائے، کیونکہ تجربہ شاہد ہے کہ ہر وقت سعودیہ ہی کو چاند پہلے نظر آتا ہے؟

(۴) توحید الاھلۃ والأعیاد یعنی سعودیہ کے فیصلہ کو بنیاد بنا کر ساری دنیا میں ایک ہی دن رمضان وعیدین کیے جائیں تو اس بارے میں علماء دیوبند کی کیا رائے ہے؟

(۵) اہل مشرق کی رؤیت اہل مغرب کے لئے معتبر ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو اس کی شرائط کیا ہیں؟

مستفتی: مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی شمالی امریکہ

مفتی جمال صاحب، مفتی روح الامین قاسمی صاحب، مولانا کاشف عزیز صاحب، مفتی خالد کوثر صاحب، نعمان وزیر قاسمی۔

۵۶۵/ب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق! (۱) بلاشبہ ہر ملک کے مسلمانوں کے لئے اپنی ہجری تاریخ کی اسلامی مہینوں کی حفاظت فرض ہے، مگر یہ فرض عین نہیں، بلکہ فرضِ کفایہ ہے۔ ملک کے کچھ مسلمانوں نے بھی چاند کی رؤیت کا ہر مہینہ میں اہتمام کرلیا تو تمام مسلمانوں سے یہ فریضہ ساقط ہوجائے گا۔ رمضان المبارک اور عید منانے کے لئے حدیث شریف میں صاف صاف حکم موجود ہے: صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ: یعنی رمضان کا آغاز اور عید منانے کی بنیاد رؤیت ہلال بتائی گئی ہے کہ چاند دیکھ کر ہی ہم روزہ رکھنا شروع کریں اور چاند دیکھنے کے بعد ہی عید بھی منائیں، آگے ارشادِ نبوی ہے: فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمُ الْهِلَالُ فَأَكْمِلُوْا ثَلَاثِيْنَ: یعنی اگر بدلی اور گرد وغبار کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے تو مہینہ تیس دن کا پورا کرو۔ ہاں اگر اس حالت میں باہر سے چاند دیکھنے کی شہادت خبر موجب کے ذریعہ آجائے تو اس شہادت پر عمل کرنا بھی جائز ہے۔ (۲) فقہاء متقدمین کے نزدیک تو یہی مسئلہ ہے کہ اختلافِ مطالع معتبر نہیں، لیکن حضرت مولانا عبدالحی فرنگی لکھنوی نے مجموعۃ الفتاوی جلد ۱ صفحہ ۲۵۴ میں یہ لکھا ہے کہ فقہاء متاخرین نے اختلافِ

مطالع کو معتبر مانا ہے اور یہی صحیح قول ہے۔ مثلاً امریکہ، کناڈا میں دن ہوتا ہے تو ہندوستان میں رات ہوتی ہے اور وہاں رات ہوتی ہے تو یہاں دن ہوتا ہے۔ یہ بات مشاہدہ میں آچکی ہے۔ لہٰذا اختلاف مطالع معتبر ماننا لابدی اور ضروری ہے۔ رہا اختلافِ مطالع کی حد بندی کا مسئلہ، تو اس میں علماء کے بہت سے اقوال ملتے ہیں، مگر وہ سب مخدوش ہیں۔ ان سب پر قیل وقال کرنے کے بعد ہمارے علماء کرام نے یہ قول سب سے بہتر نکالا ہے کہ کسی دوسرے مقام کی خبر ماننے کی وجہ سے ہمارا مہینہ ۲۸ دن کا یا ۳۱ دن کا لازم آئے تو یہ اختلافِ مطالع معتبر ہوگا۔ (۳) وحدتِ مطالع کا نظریہ صحیح نہیں ہے، یہ خلافِ مشاہدہ ہے، لہٰذا کسی ایک مقام کی رؤیت پر پوری دنیا کے مسلمانوں کو پابند بنانا جائز نہیں۔ ہمیں ہر حال میں حدیث کے مطابق چاند دیکھ کر ہی رمضان وعیدین کا آغاز کرنا ہوگا۔ حضرت امام ترمذی نے اپنی جامع ترمذی میں ایک باب باندھا ہے: ''لكل أهل بلدٍ رؤيتهم'' یعنی ہر ملک والے کو اپنے ملک کی رؤیت پر عمل کرنا ہوگا۔ اس باب کے تحت حضرت کریب رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ملک شام میں ایک روز پہلے رمضان کا چاند نظر آیا اور حجاز میں یعنی مدینہ منورہ میں ایک روز بعد نظر آیا۔ ملک شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک روز پہلے عید کا اعلان کیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مدینہ منورہ میں ایک روز بعد عید کا اعلان فرمایا۔ دونوں جگہ وہاں کے رؤیت کے حساب سے دو دن عید ہوئی۔ (۴) ترمذی شریف کی مذکورہ روایت سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جو لوگ توحید اہلہ اور توحید الاعیاد کا نظریہ رکھتے ہیں وہ صحیح نہیں ہے۔ یہ شرعی نظریہ نہیں ہے (۵) فقہ کی تمام ہی کتابوں میں یہ ملتا ہے کہ اہل مغرب کی رؤیت اہل مشرق کے لئے معتبر ہے، اس کے برعکس یعنی اہل مشرق کی رؤیت اہل مغرب کے لئے معتبر ہے یا نہیں۔ اس کے بارے میں فقہاء نے کچھ نہیں لکھا، ایک مرتبہ محدث کبیر ابو المآثر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمیؒ نے اپنے ایک خط میں میرے پاس یہی سوال فرمایا کہ فقہاء نے یہ یکطرفہ بات کیوں لکھی ہے، اہل مشرق کی رؤیت اہل مغرب کے لئے معتبر ہونے نہ ہونے میں کیوں سکوت اختیار کیا؟ احقر نے اس کا یہ جواب لکھا کہ مشرق کے مقابلہ میں مغرب کی جہت میں چاند کی رؤیت کا زیادہ امکان پایا جاتا ہے، کیونکہ مغرب کی جہت مطلع سے زیادہ قریب ہے اس لئے مغرب میں چاند کا جلد نظر آنا اَغلب واسہل ہے۔ اور مشرق کی جہت چاند کے مطلع سے بہت زیادہ دُور ہے اس لئے وہاں چاند کا نظر آنا بہت دشوار ہے۔ اس لئے فقہاء نے اس سے بالکل سکوت فرمایا، گویا اسے معتبر نہیں مانا۔ حضرت والا احقر کے اس جواب سے بہت خوش ہوئے پھر اس کی تصویب فرمائی۔ فقط واللہ اعلم۔

حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ
مفتی دار العلوم دیوبند
۲ جمادی الاولی ۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح
محمود حسن غفرلہ
بلند شہری

الجواب صحیح
محمد نعمان سیتاپوری غفرلہ
۱۰/۵/۱۴۳۵ھ بچہار شنبہ